

نام: ایمان زاہد

رول نمبر: BSDSF21A010

مضمون: قرآن ٹرانسلیشن

استاد: سر عبداللہ

سورة القمر

(آیات ۱-۲۲)

مفہوم:

قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا۔

اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں (پ) جادو ہے ہمیشہ سے ہونا چلا آیا ہے۔

اور انھوں نے بھٹلایا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

اور تحقیق ان کے پاس آگئی (وہ) جن جن میں عبرت ہے۔

کاظم دانش مندی کی باتیں تو انھیں ڈرانے والوں نے فائدہ نہ دیا۔

سو تم ان سے منہ پھیر کر، جس دن بلائے گا ایک بلانے والا (فرشتہ) ناکوۃ کشتہ کی طرف۔

ان کی آنکھیں کھلکی ہوئی (ہوں گی) وہ قروں سے (اسی طرح) انکلیں گے تو یا کہ وہ ہر آئندہ ٹڈیاں ہیں۔

نکارنے والے کی طرف لپکتے ہوئے کافر کہیں گے، یہ بڑا تشویش دہن ہے۔

جھٹلایا ان سے قبل قوم ٹوٹنے، تو انہوں نے ہمارے
بزدلے کو جھٹلایا اور انہوں نے کہا اعلان ہے اور ڈرایا
دھمکایا کیا ہے۔ پس اس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں

پس اس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہوں
پس (ان سے) میرا انتقام لے۔

تو ہم نے کثرت سے برسے والے پانی سے آسمان کے
دروازے کھول دیے۔

اور زمین سے دھشتے جاری کئے پس (زمین) آسمان
کا (پانی) اس کام پر نازل کیا جو (دن) اٹھنے میں
متر ہو چکا ہے بھٹا۔ (قوم) کون کی غر قبا کی۔

اور ہم نے اسے تختوں اور کھیلوں والی (کشتی) سوار کیا

پھلتی تھی اپنی آنکھوں کے سامنے اس کے بدلے کے دے
جس کی نافرمانی کی گئی تھی

اور تحقیق ہم نے اسے (بطور) ایک نشانی رہنے دیا۔ تو کیا
ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا۔

عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا عذاب اور میرا ڈرانا۔

بے شک ہم نے خواست کے درج میں ان کی تندرستی ہوا
نہیں۔ (جو) چلتی ہی گئی۔

وہ لوگوں کو لکھاڑ پھینکی تھی گویا کہ وہ جوڑے
الٹے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔

سو گھسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟

اور حق تعالیٰ نے نصیب کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے تاکہ کیا کوئی نصیب حاصل کرنے والا۔

سورة القمر مسائل

شق القمر اور قیامت کے نزدیک آنے میں ربط ہے کہ جلسے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور اسے ہی نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔

شق القمر کا واقعہ ہجرت سے پانچ سال قبل کہے۔ مشرکین نے رسولؐ سے کہا کہ اگر آپؐ سچے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر دیں۔ اس پر آپؐ نے دعا مانگی اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ کامیابی نے اسے جادو قرار دیا اور ایمان نہیں لائے۔

اس واقعہ پر چند سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں:

۱۔ لوگوں نے نبیؐ نے کا مطالبہ کیا لیکن انکار کر دیا۔ تو ان پر عذاب بھیج نہیں آیا؟

۱۔ عذاب اس وقت تک نہیں آتا جب تک نبیؐ موجود ہوں یا لوگ استغفار کرتے رہیں۔ جن آیتوں میں ہجرت آتی تو ان پر عذاب آنا شروع ہوتا ہے۔ دوسرا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ معجزہ آپؐ نے عذاب کو روک دیا، جو بعد میں لوگوں کے مطالبے پر۔

دوسرا سوال یہ ہو سکتا ہے کہ حاند کا دو ٹکڑے ہونا عام بات
نہیں تھی تو فلکیات کی کتابوں میں اس کا ذکر کون
ہو گیا؟

جواب یہ ہے کہ حاند ایشیائی مختلف وقت کے لئے الگ ہوا
اور پھر جوڑ گیا۔ اور بعض علاقوں میں حاند نظر آگیا
تھا اور بعض میں نہیں۔

پھر بتایا گیا ہے کہ کفار مکہ سے پہلے **نوح** کی قوم سان
کڑی تکذیب کی اور انھیں دیوانہ کہا۔ اس وقت
نوح نے اپنی قوم کے خلاف بددعا کی۔ اس پر
غیر معمولی بارش ہوئی۔ اور زمین سے بھی کتنے
پھوٹے۔ ایمان والے کتنے بک سوار ہو گئے۔ یہ کتنے
مختل اور کبیلوں سے بنی ہوئی تھیں۔ اس کشتی
کو عبرت کی نشانی کے طور پر باقی رکھا۔ حنا
کشتی پر کمرہ اراکات (جوتی) پر اس کشتی
کے آثار باقی ہیں۔

قوم عاد نے مشرکین مکہ کی طرح تکذیب کی
تو ان پر طوفانی ہوا کا عذاب آیا۔ یہ ہوا ان
پر مسلسل سلت راتوں اور آٹھ دنوں تک مسلط رہی۔
یہ ہوا لوگوں کو زمین سے اس طرح اٹھا کر بھینک
دیتی تھی کہ ان کے جسم جوڑے ہو جاتے۔

پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی نصیحت حاصل
کرنے والا۔